عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

فیضانِ داتا علی ہجویری

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

دُرود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ منوّرہ، سردارِ مکہ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: **فرض حج کرو بے شک اس کا اَجر بیس غَزوات میں شرکت کرنے سے زیادہ ہے اور مجھ پر ایک مرتبہ دُرودِ پاک پڑھنا اس کے برابر ہے۔** (فردوس الاخبار، ۲/۲۰۷ حدیث ۲۴۸۴)

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرودِ پاک ہم مولیٰ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! حُصولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (اَلْمُعجَمُ الْکبِیر لِلطّبَرانی ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اچّھی نیت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خوب کان لگا کر بیان سُنوں گا ❁ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ❁ ضَرورتاً سمٹ سَرک کر دوسرے کے لیے جگہ کشادہ کروں گا ❁ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ❁ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کیلئے بُلند آواز سے

جواب دوں گا ❁ بیان کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مصافحہ اور انفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کرنے کی نیّتیں:

میں بھی نیت کرتا ہوں ❁ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے بیان کروں گا ❁ دیکھ کر بیان کروں گا ❁ پارہ 14، سورۂ نَحل، آیت 125: **اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ** (ترجَمۂ کنز الایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکّی تدبیر اور اچّھی نصیحت سے) اور بُخاری شریف (حدیث 4361) میں وارِد اِس فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم: **بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَ لَوْ اٰیَةً۔** یعنی "پہنچادو میری طرف سے اگرچِہ ایک ہی آیت ہو" میں دیئے ہوئے اَحکام کی پیروی کروں گا ❁ نیکی کا حکم دوں گا اور بُرائی سے منع کروں گا ❁ اَشعار پڑھتے نیز عربی، انگریزی اور مشکل الفاظ بولتے وقت دل کے اِخلاص پر توجُّہ رکھوں گا یعنی اپنی علمیّت کی دھاک بٹھانی مقصود ہوئی تو بولنے سے بچوں گا ❁ مَدَنی قافلے، مَدَنی انعامات، نیز عَلاقائی دورہ، برائے نیکی کی دعوت وغیرہ کی رغبت دلاؤں گا ❁ قہقہہ لگانے اور لگوانے سے بچوں گا ❁ نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتَّی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج میں آپ کے سامنے ایک ایسی عظیم ہَستی کے مُتعلِّق چند مدنی پُھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا کہ جن کی وَجہ سے اسلام کی عِزَّت، شان و شوکت اور قُوَّت میں اِضافہ ہوا جنہوں نے سَخاوت کے دریا بہا دیئے، جن کا فیضان کئی صَدیاں گزر جانے کے باوجود آج بھی جاری و ساری ہے، جن کے مزارِ پُر انوار پر ہر وقت لوگوں کا ہجوم رہتا ہے اور لوگ حاضر ہو کر اپنی مُنہ مانگی جائز مرادیں پاتے ہیں۔ یہ اَہم شَخصیَّت کون تھیں ان کا نام و نَسب کُنیَّت و لَقب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ

وَجَلَّ بیان کروں گا۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا حُصولِ علم کیلئے سفر کرنا نیز آپ کی پاکیزہ عادات وصِفات مثلاً شریعت کی بجا آوری، مہمانوں کی مہمان نوازی اور پیرو مُرشد کی فرمانبرداری سے مُتعلِّق مدنی پھول بھی آپ کے گوش گزار کروں گا، اس کے علاوہ آپ کی کرامت اور بیان کے آخر میں پانی پینے کی سُنَّتیں اور آداب بھی بیان کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آیئے! سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جادو گر کا قبولِ اسلام

رائے راجو ایک بہت بڑا غیر مُسلم جادو گر تھا، لوگ اسے اپنے جانوروں کا دودھ دیا کرتے تھے اور اگر کوئی اسے دُودھ کا نذرانہ نہ دیتا تو وہ اس کے جانوروں پر ایسا جادو کرتا کہ جانوروں کے تھنوں سے دودھ کے بجائے خون نکلنے لگتا، ایک دن ایک بوڑھی عورت رائے راجو کے پاس دودھ لے جا رہی تھی کہ ایک بزرگ نے اسے بلا کر فرمایا، یہ دُودھ مجھے دیدو اور جو اس کی قیمت بنتی ہے وہ لے لو۔ اس بوڑھی عورت نے کہا کہ ہمیں بہر صورت یہ دودھ رائے راجو کو دینا ہی پڑتا ہے ورنہ ہمارے جانوروں کے تَھنوں سے دُودھ کے بجائے خون آنے لگتا ہے، یہ سن کر اُس بُزرگ نے مُسکرا کر فرمایا! اگر تم یہ دودھ مجھے دے دو تو تمہارے جانوروں کا دودھ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گا۔ یہ سُنتے ہی اس بوڑھی عورت نے آپ کو دودھ پیش کر دیا۔ جب وہ اپنے گھر گئی تو یہ دیکھ کر اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اسکے جانوروں میں اس قدر دودھ تھا کہ تمام برتن بھر جانے کے بعد بھی تھنوں سے دودھ ختم نہیں ہو رہا تھا جب اُس بزرگ کی یہ زندہ کرامت لوگوں میں عام ہوئی تو گردونَواح سے لوگ دودھ کا نذرانہ لیکر حاضر ہونے لگے ایک طرف تو لوگوں کی عقیدت کا یہ حال تھا اور دوسری طرف رائے راجو یہ ماجرا دیکھ کر

آگ بگولا ہو رہا تھا آخر کار ان بزرگ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں مُقابلے کے لئے للکارتے ہوئے کہنے لگا کہ اگر آپ کے پاس کوئی کمال ہے تو دکھائیں، بزرگ نے فرمایا! میں کوئی جادوگر نہیں، میں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ ہاں! اگر تمہارے پاس کوئی کمال ہے تو تم دکھاؤ یہ سنتے ہی وہ اپنے جادو کے زور پر ہوا میں اُڑنے لگا۔ وہ بزرگ یہ دیکھ کر مُسکرائے اور اپنے جوتے ہوا میں اُچھال دیئے، جوتے رائے راجو کے ساتھ ہوا میں اُڑنے لگے، ان بزرگ کی یہ کرامت دیکھ کر رائے راجو اتنا مُتاثر ہوا کہ توبہ کرکے دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا۔ نہ صرف مسلمان ہوا بلکہ آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کی اور آپ کی صحبتِ بابرکت سے فیضیاب بھی ہوا۔ (تذکرہ اولیائے لاہور، ص۵۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہو مدینے کا ٹِکٹ مجھ کو عطا داتا پیا	آپ کو خواجہ پِیا کا واسِطہ داتا پیا
مجھ کو رَمضانِ مدینہ کی زیارت ہو نصیب	خرچ ہو راہِ مدینہ کا عطا داتا پیا
دو نہ دو مرضی تمہاری تم مدینے کا ٹِکٹ	میں پکارے جاؤں گا داتا پیا داتا پیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے جس باکرامت ہستی کی ایمان اَفروز کرامت سماعت فرمائی کہ ایک نظرِ ولایت سے اُنہوں نے اس جادوگر کو کُفر کے اندھیروں سے نکال کر نُورِ اسلام سے مالامال فرمادیا، بھٹکے ہوئے راستے سے ہٹا کر صراطِ مُستقیم پر گامزن فرمادیا۔ کیا آپ جانتے ہیں یہ کون تھے ؟ یہ عظیم شخصیت حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش سیّد ابُوالحسن علی بن عُثمان حسنی جلّابی ہجویری جنیدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی تھے۔

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برِ صغیر پاک و ہند کے اَوّلین مُبلغینِ اسلام میں سے وہ عظیم شخصیّت ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیوں اور سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عنایتوں سے ہند میں اسلام

کا پرچم لہرایا، اسے نُورِ اسلام سے مُنوّر فرمایا، جہالت و گمراہی میں ڈوبے ہوئے لوگوں کو توحید و رسالت کے انوار سے رُوشَناس کروایا، لوگوں کے دلوں میں خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی محبت کے پُھول کھلائے اور معرفتِ الٰہی کے خزانے لُٹائے۔ آپ کے درس و تدریس، وعظ و تبلیغ، اجتماعی و انفرادی کوشش، تصنیف و تحریر اور روحانی قوت سے ہند میں نہایت ہی تیزی سے اسلام کی روشنی پھیلنا شروع ہوئی اور لوگ جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ آیئے ہم بھی آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ذکرِ خیر سے برکتیں حاصل کرتے ہیں۔

ولادت و سلسلۂ نسب

حضرت سیّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ القَوِی کی ولادتِ باسعادت کم و بیش ۴۰۰ھ میں غزنی شہر (مشرقی افغانستان) کے محلہ جلّاب میں ہوئی۔ آپ کی ولادت کے کچھ عرصے بعد آپ کا خاندان محلہ ہجویر میں منتقل ہو گیا۔ آپ کی کُنیت ابوالحسن، نام علی اور لقب داتا گنج بخش ہے، آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا شجرۂ نسب اس طرح ہے: "حضرت سیّد علی بن سید عثمان بن سیّد علی بن عبدالرحمن اور آپ کا سلسلۂ نسب مولیٰ مُشکل کُشاء حضرت سَیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم تک پہنچتا ہے۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص۸ تا ۱۱، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور) آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصالِ پُرملال اکثر تذکرہ نِگاروں کے نزدیک 20 صفر المظفر 465ھ کو ہوا، آپ کا مزار (مرکز الاولیاء) لاہور (پاکستان) میں ہے اسی مُناسَبت سے اسے مرکزُ الاولیاء اور داتا نگر کہا جاتا ہے۔

دولتِ دنیا کا سائل بن کے میں آیا نہیں مجھ کو دیوانہ مدینے کا بنا داتا پیا
کاش میں رویا کروں عشقِ رسولِ پاک میں سوز دو ایسا پئے احمد رضا داتا پیا

کاش ! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو　　فیض کا دریا بہا دو سرورا داتا پیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُصُولِ علم

حُضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ شریعت بُنیاد ہے!

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَۃٍ یعنی علمِ دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر (حسبِ حال) فرض ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے علاوہ بھی علمِ دین کے کثیر فضائل احادیثِ مُبارَکہ میں وارد ہوئے ہیں جن کے پیشِ نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے ہمیشہ اس فریضہ میں مشغول رہتے ہیں اور طلبِ علم سے کبھی بھی گُریزاں نہیں ہوتے۔ اسی جذبے کے پیشِ نظر حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی حصولِ علمِ دین میں مشغول ہوگئے۔ جس دور میں حضرت سیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی پیدا ہوئے اُس وقت کئی عالم، فاضل اور اہلِ دانش غزنی میں رہتے تھے، گویا غزنی کی فضا میں ہر طرف علم وفکر اور معرفت کا چرچا تھا، ایک تو ماحول کا اثر اور دوسرا یہ کہ آپ کے حق میں ہادیٔ عالَم اور مرجعِ خلائق بننا مُقدَّر میں لکھا جاچکا تھا لہٰذا آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے رحمتِ اِلٰہی کے سایہ میں خود علمِ دین حاصل کرنا شروع کیا اور چار سال سے زائد عمر میں حُروف شَناسی کے بعد قرآنِ مجید پڑھنا شروع کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں قرآنی تعلیم مکمل کرلی، اس کے بعد رَفتہ رَفتہ وقت کے مشہور عُلماء سے عربی، فارسی، حدیث، فِقہ، تفسیر، منطِق، فلسفہ اور دیگر عُلُوم وفُنون حاصل کئے۔ اور رحمتِ خداوندی کے ذریعے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک **مُتَبَحِّر** (م-ت-بَ-حِر یعنی ایک بہت بڑے عالم) عالمِ دین بن کر اُفُقِ عالم پر رُونما ہوئے۔ **(فیضان داتا گنج بخش ملخصا، ص۳)**

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے سینے میں علمِ دین حاصل کرنے کا

بے انتہا شوق تھا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اپنے اس شوق کو پورا کرنے اور ظاہری اور باطنی علم وعرفان کی روشنی کی تلاش میں بہت سے سفر کئے اور اس دوران بڑی بڑی صَعوبتیں اَذِیَّتیں برداشت کیں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے علمِ دین کی خاطر شام، عِراق، بغداد، مَدائِن، فارس، قہستان، آذَربائیجان، خُراسان اور تُرکستان کے علاوہ دیگر مُمالک کے سفر کیے اور آخر میں ہند تشریف لائے اور مرکزالاولیاء لاہور میں اسلام کا ایسا جھنڈا گاڑا جو قیامت تک اِنۡ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی نہ اُکھاڑ سکے گا۔

(اللہ کے خاص بندے، ص ۴۶۰ وغیرہ ملخصًا)

غم مجھے میٹھے مدینے کا عطا کر دو شہا	میرا سینہ بھی مدینہ دو بنا داتا پیا
میٹھے میٹھے مصطفٰے کی بارگاہِ پاک میں	کیجئے میری سِفارش آپ یا داتا پیا
گو ذلیل وخوار ہوں پاپی ہوں میں بدکار ہوں	آپ کا ہوں آپ کا ہوں آپ کا داتا پیا

سُبۡحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللہِ الۡقَوِی کو علمِ دین حاصل کرنے کا کس قدر شوق تھا کہ آپ نے دُور دَراز مَقامات عراق، شام، فارس، طبرستان اور ترکستان سمیت 10 سے زائد مُمالک کا سفر کیا۔ ایک ہم ہیں کہ اس ترقّی یافتہ دور میں جبکہ علمِ دین حاصل کرنا انتہائی آسان ہوچکا ہے اس کے باوجود بھی علمِ دین سے کوسوں دور ہیں؟ افسوس! صد افسوس! ہم اپنے بچوں کی بہتر تعلیم وتربیت کیلئے انہیں دینی عُلوم کے زیور سے آراستہ کرنے کے بجائے صرف دُنیاوی عُلوم وفُنون سکھاتے ہیں اگر بچہ ذرا ذہین ہو تو اسے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، کمپیوٹر پروگرامر بنانے کی خواہش انگڑائیاں لینے لگتی ہے اور اس خواہش کی تکمیل کے لئے اس کی دینی تربیت سے مُنہ موڑ کر مغربی تہذیب کے نمائندہ اِداروں کے مخلوط ماحول میں تعلیم دلوانے میں کوئی عار (شرم) محسوس نہیں کی جاتی بلکہ اسے ''اعلیٰ تعلیم'' کی خاطر کُفار کے حوالے کرنے سے بھی دَریغ نہیں کیا جاتا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی بدحالی، مَغربی تَہذیب سے مَحبَّت اور روشن

خیالی اور اخلاقی قدروں کی پامالی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ آج مسلمانوں کی دین سے دوری کا یہ عالم ہے کہ انہیں اپنے کام کاج سے فراغت کے بعد فضولیات میں وقت برباد کرنا تو منظور ہے مگر اپنی آخرت کی بہتری کیلئے فرض علوم سیکھنے کی فرصت نہیں۔ خدارا! ہوش میں آیئے! زندگی اور وقت کو غنیمت جانتے ہوئے حصولِ علمِ دین میں مشغول ہو جایئے ورنہ یہ سانسیں رُکتے ہی علمِ دین حاصل کرنے کا یہ انمول موقع بھی ہاتھ سے چلا جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فی زمانہ دعوتِ اسلامی نے ہمارے لئے علمِ دین حاصل کرنا بہت ہی آسان کر دیا ہے۔ مدنی منوں کی بہتر تعلیم و تربیت کیلئے مدارسُ المدینہ، دارالمدینہ اور درسِ نظامی (عالم کورس) کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے جامعات المدینہ وغیرہ قائم ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف شعبہ جات سے تعلُّق رکھنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیت اور ان میں مزید قابلیت پیدا کرنے کیلئے مختلف کورسز مثلاً "مدنی انعامات و مدنی قافلہ کورس" "مدنی تربیتی کورس" "فرض علوم کورس" "تجوید و قراءت کورس" "امامت کورس" "مدرس کورس" کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے۔ لہٰذا آپ سے جس طرح بھی ممکن ہو سکے ان کورسز میں شرکت فرما کر علمِ دین کی خوب خوب بہاریں لوٹیئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمِ دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

علومِ باطنی کی تحصیل اور سلسلۂ بیعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث اور تمام ظاہری و شرعی عُلُوم سے فراغت کے بعد جب داتا صاحب رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے راہِ سُلوک میں قدم رکھنے کا ارادہ فرمایا تو پیرِ کامل کی تلاش میں بہت سی خانقاہوں، درویشوں اور اَھْلُ اللّٰہ کی صحبتوں سے فائدہ اُٹھایا۔ اسی تلاش میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سَیِّدُنا ابُوالفَضل محمد بن حسن خُتُلی جنیدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں پہنچا دیا۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلسلۂ

جنیدیہ میں ان کے ہاتھ پر بیعت ہوئے، یہ وہی سلسلہ ہے جس میں حضور غوثُ الاعظم مُحْیُ الدِّین سَیِّد ابو محمد عبدُ القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیعت ہوئے تھے۔ حضرت داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تک پہنچتا ہے۔ اور حضرت سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی وہ جَلِیْلُ الْقَدر ہستی ہیں جو براہِ راست اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے شرفِ بیعت اور خلافت کی دولت سے مالا مال تھے۔

(مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۳، وغیرہ ملخصاً)

حکمِ مرشد کی حکمت!

حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (پیرو مرشد حضرت سَیِّدُنا ابُوالْفَضْل محمد بن حسن خُتُلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں رہ کر) حُصُولِ معرفت کی خاطر بے حد ریاضت وعبادت کی، حُصولِ علم کی خاطر سفر کی صَعوبتیں برداشت کیں، رضائے الٰہی کے لئے اُونی لباس پہنا، مَحبَّتِ الٰہی میں فَقرو فاقہ اختیار کیا اور عشقِ حقیقی میں ثابت قدمی کی خاطر مَصائب و مُشکلات میں صبر وضَبط سے کام لیا آخر کار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے آپ کی معرفت کی تکمیل ہوئی۔ جب آپ کے پیرو مُرشد حضرت سیّدُنا ابُوالْفَضْل محمد بن حَسَن خُتُلی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی نظرِ ولایت نے دیکھا کہ میرے مُریدِ خاص کے علمِ ظاہری و باطنی سے مخلوقِ خدا کے فائدہ اُٹھانے اور ان کی صُحبت سے فیض پانے کا وقت آگیا ہے تو آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حکم دیا کہ تم (مرکزُالاولیاء) لاہور روانہ ہو جاؤ اور وہاں جا کر رُشد و ہدایت کا فریضہ اَنجام دو، حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے مُرشِد کا حکم سُن کر عرض کی: حضور! وہاں تو پہلے ہی میرے پیر بھائی اور آپ کے مرید حضرت شاہ میراں سَیِّد حسین بخاری زَنجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی موجود ہیں اور وہ تو قُطب بھی ہیں تو پھر مجھے وہاں روانہ کرنے کی کیا حکمت؟ پیر صاحب نے فرمایا: تم اس بات کو رہنے دو اور فوراً

(مرکزالاولیاء) لاہور روانگی کی تیاری کرو۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۰، وغیرہ)

حضرت سَیِّدُنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حکمِ مُرشد کی تعمیل میں سفر پر روانہ ہوئے۔ جس دن آپ نے (مرکزالاولیا) لاہور شہر میں قدم رکھا اسی دن آپ نے ایک جنازہ دیکھا، لوگوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ (مرکزُالاولیا) لاہور کے قُطب حضرت شاہ میراں سَیِّد حسین بخاری زنجانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کا ہے۔ اس وقت آپ کو اپنے اس سوال کا جواب مل گیا کہ جب (مرکزالاولیا) لاہور میں پہلے ہی ایک قُطب موجود ہیں تو میرے جانے کی کیا ضرورت اور مُرشد کے حکم کی حکمت بھی معلوم ہو گئی۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۰، وغیرہ)

آرزو ہے موت آئے گنبدِ خَضرا تلے	ہاتھ اٹھا کر کیجئے حق سے دعا داتا پیا
میں ہوں عصیاں کا مریض اور تم طبیبِ عاصِیاں	ہو عطا مجھ کو گناہوں کی دوا داتا پیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ مدنی پھول ملتا ہے کہ اگر مرشدِ کامل کسی بات کا حکم دیں اور ہمیں بظاہر اس کا کوئی فائدہ نظر نہ آئے یا حکمت معلوم نہ ہو تب بھی آنکھ بند کرکے اِس یقین کے ساتھ حکم کی تعمیل کرنی چاہئے کہ مُرشدِ کامل نے حکم دیا ہے تو کوئی نہ کوئی حکمت و مَصلحت ضرور ہو گی۔ کیونکہ ہماری آنکھیں ظاہری چیزوں کو دیکھتی ہیں جبکہ مُرشِدِ کامل اپنی نگاہِ ولایت سے تمام مصلحتوں کو سامنے رکھ کر ہی حکم صادر فرماتے ہیں۔ لہٰذا مُریدِ صادق (سچے مُرید) کو چاہئے کہ پیرِ کامل کے اَحکامات کو اپنی عقل کے ترازو میں تولنے اور "کیوں، لیکن، اگر، مگر" کے ہیر پھیر میں پڑنے کی بجائے فوراً عمل پیرا ہو۔ حضرت سَیِّدُنا عبدُ الْعَزِیز بن مسعود دَبّاغ رَحمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: مرید کی اپنے پیر سے سچی مَحبَّت کی علامت یہ ہے کہ مُرید اپنے پیر کو عقل کے ترازو میں تولنا چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے اپنے پیر کے تمام افعال، اَقْوال اور اَحْوال بالکل دُرُست دکھائی دیتے ہوں، اگر کوئی بات سمجھ میں آجائے تو ٹھیک، ورنہ اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سِپُرد کر دے مگر اس بات کا یقین رکھے کہ پیر کا عمل

درست ہی ہے۔ لیکن اگر اسے پیر کا کوئی فعل بظاہر غلط معلوم ہو اور دل میں خیال کرے کہ پیر صاحب غلطی پر ہیں تو ایسا شخص پَل بھر میں سر کے بَل گر جاتا ہے اور اپنے دعویٔ اِرادت میں جھوٹا ثابت ہوتا ہے۔ (الابریز، الباب الخامس فی ذکر المشایخ والارادۃ، الجزء الثانی، ص۷۷) اور سیدنا امام عبد الوہّاب شَعْرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی ارشاد فرماتے ہیں: مُرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے مُرشِد کو کبھی کیوں نہ کہے کیونکہ تمام مَشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مرید نے اپنے مرشِد کو کیوں کہا وہ طریقت میں کامیاب نہ ہوگا۔ (الانوار القدسیہ، ص۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے پُرفتن دور میں پیری مُریدی کا سلسلہ وسیع تر ضَرور ہے، مگر کامل اور ناقِص پیر کا اِمتیاز مُشکل ہے۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خاص کرم ہے! کہ وہ ہر دَور میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کی اِصلاح کیلئے اپنے اَولیاء کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام ضَرور پیدا فرماتا ہے۔ جو اپنی مومنانہ حِکمت وفَراست کے ذریعے لوگوں کو یہ ذِہن دینے کی کوشش فرماتے ہیں کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ (اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ)

فی زمانہ مُرشِدِ کامل کی ایک مثال شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رَضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں، جن کی نگاہِ ولایت نے لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ میں مُرید کرتے ہیں اور قادری سلسلے کی تو کیا بات ہے! کہ شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے مُریدوں کے لئے قیامت تک اس بات کے ضامن ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔" (بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ وبشراھم، ص۱۹۱)

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُس کی خِدمت میں میرا مشورہ ہے! کہ اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے اس زمانے کے سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ کے عظیم بُزرگ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا مرید ہو جائے۔ یقیناً مرید ہونے میں نُقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی

فائدہ ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں اپنے نیک بندوں کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور اچھوں کے صدقے ہمیں بھی اچھا بنائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اتباعِ شریعت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے اپنی ساری زندگی اتباعِ شریعت، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اور معرفت کی منازل طے کرنے میں گزاری آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سی ریاضتیں اور مُجاہدے کئے، جگہ جگہ کی سیر وسیاحت فرمائی، کئی مُمالک کے سفر بھی کیے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دورانِ سفر بھی پابندیٔ نماز کا بہت اہتمام فرمایا کرتے تھے، مُسلسل چالیس سال تک سفر میں رہے لیکن اِس کے باوجود کبھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نمازِ باجماعت ترک نہ ہوئی جب جُمعہ کا دن آتا تو آپ کسی نہ کسی شہر میں چلے جاتے اور نمازِ جمعہ ادا فرماتے۔ (کشف المحجوب، ص ۱۳، ملخصاً، مطبوعہ نوریہ رضویہ) آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی خُشُوع و خُضُوع کیساتھ نماز ادا فرماتے اور نماز میں آپ کامل طور پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتوجہ رہتے، فارغ اَوقات میں نَوافل کی کثرت کیا کرتے۔ پابندیٔ نماز سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذات میں ذِکرِ اِلٰہی پر مُداوَمت (یعنی ہمیشگی)، طہارتِ نفس، عاجزی و انکساری اور اخلاص جیسی خوبیاں پیدا ہوئیں۔ (اللہ کے خاص بندے ص ۴۶۳)

آپ کی چشمِ کرم ہو جائے گر بدحال پر	دُور ہو غم کی ابھی کالی گھٹا داتا پیا
کیا غَرَض دردر پھروں میں بھیک لینے کیلئے	ہے سلامت آستانہ آپ کا داتا پیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مختلف مُمالک کا سفر اختیار فرمایا مگر دورانِ سفر کبھی بھی نماز ترک نہ فرمائی۔ اور جب بھی نماز ادا فرماتے تو کامل توجہ اور انتہائی

خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ ادا فرماتے۔ جبکہ ہمارا مُعاملہ اس کے بر عکس نظر آتا ہے کہ بعض افراد تو ایسے ہیں کہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز پڑھتے ہی نہیں اور جو پڑھتے ہیں ان میں سے ایک تعداد ہے جو دُرُست طریقے سے نماز پڑھنے سے قاصر ہے۔ نماز میں خشُوع و خُضوع حاصل ہونا تو دَر کنار نماز میں توجُّہ بھی نصیب نہیں ہوتی اور دل میں طرح طرح کے خیالات آتے رہتے ہیں، ان کا جسم تو مسجد میں ہوتا ہے لیکن دل بازار اور کاروباری مُعاملات میں اُلجھا رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسوں کو عبادت میں لذّت و چاشنی نصیب نہیں ہو پاتی۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ جلد از جلد دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے شیطانی خیالات اور وَساوِس کے علاج کا نہ صرف طریقہ معلوم ہو گا بلکہ عملی طور پر نفس و شیطان کے ہر وار کو ناکام بنانے کا جذبہ بھی ملے گا اس کے علاوہ نمازوں کی پابندی اور سُنَّتوں پر عمل کا جذبہ بھی نصیب ہو گا۔ اس کیلئے اگر ہم مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نماز میں خشوع و خضوع کی عادت بن جائے گی۔ شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کے 72 مدنی انعامات میں مدنی انعام نمبر 44 میں ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے نماز اور دُعا کے دوران خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش فرمائی؟ نیز دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب کا لحاظ رکھا؟

ترا شکر مولا دیا مدنی ماحول
نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی
خدا کے کرم سے بنا مدنی ماحول
یہاں سُنَّتیں سیکھنے کو ملیں گی

دلائے گا خوفِ خدا مدنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

داتا صاحب کی مہمان نوازی

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دیگر اچھی صفات کے ساتھ ساتھ آپ کی مہمان نوازی بھی بڑی عام تھی، آپ کے گرد مُحِبّین و مُریدین اور اسلام قبول کرنے والوں کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بات کو بہت ناپسند فرماتے تھے کہ کوئی شخص آپ کے پاس آئے اور بھوکا واپس چلا جائے۔ اس مقصد کے لئے آپ نے ایک لنگر خانے کا اِنتظام کرر کھا تھا۔ جس میں بہت سادہ اور معمولی غِذا مہمانوں کو مُہیا کی جاتی تھی۔ کبھی روٹی اور دال اور کبھی جَو اور گندم کا دلیہ ہوتا تھا، مگر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مختصر کھانے میں اتنی برکت عطا فرماتا کہ ہر شخص آپ کے لنگر خانہ سے شِکم سیر ہو کر جاتا تھا۔ مشہور ہے کہ روٹیوں اور لنگر پر جب تک آپ ایک نظر نہیں ڈال لیتے تھے اس وقت تک وہ تقسیم نہیں کیا جاتا تھا۔ ہزاروں غریب، مسکین اور مہمان یہ کھانا کھاتے تھے مگر کبھی خادموں کو یہ شکایت نہیں ہوئی کہ کھانا کم ہو گیا ہو۔ خود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اسی دَستر خَوان پر بیٹھتے تھے جو عام لوگوں کے لئے بچھایا جاتا تھا اور وہی غِذا استعمال فرماتے جو سب کے لئے لنگر خانہ میں تیار کی جاتی تھی۔ روٹیاں کبھی دال سے ، کبھی سرکہ اور نمک سے اور کبھی گوشت سے مہمانوں کو کھلائی جاتی تھیں۔ یہ آپ کی کرامت تھی کہ سادی سی غِذا میں بھی کھانے والے بے انتہا لطف حاصل کرتے تھے۔ **(گنج بخش فیض عالم، ص۵۹ ملخصاً)**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے ہمارے داتا صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کس قدر مہمان نواز تھے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں آنے والا کوئی بھی شخص بغیر کھائے نہیں جاتا تھا۔ مہمان نوازی کرنا یقیناً بہت عظیم سعادت ہے اگر اس میں اچھی اچھی نیّتیں شامل کرلی جائیں تو ثواب ہی ثواب

ہے۔ جبکہ بعض لوگ مہمانوں کی آمد پر گھبرا جاتے ہیں حالانکہ مہمان نوازی تو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنَّت ہے اور مہمان تو باعثِ خیر وبرکت ہوتا ہے۔ لہٰذا ہمیں ان کے آنے پر خوش ہونا چاہیے اوران کی خُوب خُوب خیر خَواہی کرکے اَجرو ثواب کمانا چاہیے۔ آیئے ترغیب کے لئے مہمان نوازی سے مُتعلِّق دو احادیثِ مبارکہ سنتے ہیں۔

حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس گھر میں مہمان ہو اس گھر میں خَیر و برکت اسی طرح دوڑتی ہے جیسے اُونٹ کی کوہان سے چھُری (تیزی سے گرتی ہے)، بلکہ اس سے بھی تیز۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، الحدیث ۳۳۵۶، ج ۴، ص ۵۱)

ایک اور حدیثِ پاک میں ہے "جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رِزْق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گُناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔"

(کشف الخفا، حرف الضاد المعجمۃ، الحدیث ۱۶۴۱، ج ۲، ص ۳۳)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی بُزرگانِ دین کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ملاقات کیلئے آنے والے علمائے کرام و دیگر شخصیات حتی کہ عام اسلامی بھائیوں کی بھی خیر خواہی فرماتے ہیں اور علمائے کرام کی خدمت میں خود اپنے ہاتھوں سے کھانا بھی پیش فرماتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی مہمان نوازی اور خیر خواہی کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک خواب کا ذکر!

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حَنَفِیُّ الْمَذْہب تھے اور حضرتِ سَیِّدُنا امامِ اعظم اَبُو حنیفہ نُعمان بن ثابت رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خاص عقیدت بھی رکھتے تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”میں ایک روز سفر کرتا ہوا مُلکِ شام میں موٴذنِ رسول حضرت سَیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے روضے پر حاضر ہوا، وہاں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے اپنے آپ کو مکہ ٴمعظمہ میں پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبیلہ ٴبنی شیبہ کے دروازے پر موجود ہیں اور ایک عُمر رسیدہ شخص کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اُٹھائے ہوئے ہیں، میں فَرطِ مَحبَّت سے بے قرار ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف بڑھا اور آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دیا، دل ہی دل میں اس بات پر بڑا حیران بھی تھا کہ یہ ضعیف شخص کون ہے؟ اتنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قُوَّتِ باطنی اور علمِ غیب کے ذریعے میری حیرت واِستِعْجاب کی کیفیّت جان گئے اور مجھے مُخاطب کرکے فرمایا: ”یہ ابُو حنیفہ ہیں اور تمہارے اِمام ہیں۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۱۷)

حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنا یہ خواب بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابُوحنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا شُمار ان لوگوں میں سے ہے جن کے اَوصاف شریعت کے قائم رہنے والے احکام کی طرح قائم و دائم ہیں، یہی وجہ ہے کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَحبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے اس قدر مَحبَّت فرماتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو امامِ اعظم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جو مَحبَّت ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ جس طرح آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خطا ممکن نہیں اسی طرح اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کے کرم سے حضرت سَیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی خطا سے محفوظ ہیں۔ (کشف المحجوب مترجم، ص ۲۱۶ بتغیر قلیل)

جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن ہو مری اُمّید کا گلشن ہرا داتا پیا

میں تو ہوں منگتا ترے دربار کا داتا پیا	مجھ کو داتا تاجدارانِ جہاں سے کیا غَرَض

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے جہاں ہمیں اِمامِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عظمت وشان معلوم ہوئی وہیں ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دلوں کے حالات سے بھی باخبر ہیں جبھی تو خواب میں سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل میں پیدا ہونے والے سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "یہ ابو حنیفہ ہیں اور یہ تمہارے امام ہیں۔" یہ تو خواب کا عالم تھا، نبیِّ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے اپنی حیاتِ ظاہری میں بھی کئی غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں۔ اللّٰہ تعالٰی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ کا علم عطا فرمایا، یعنی جو ہو چکا ہے اور جو ہو گا وہ سب آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم عِلْمِ غیب کے ذریعے جانتے ہیں۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے۔

وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكَ عَظِیْمًا(۱۱۳)	ترجَمۂ کنز الایمان: اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللّٰہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔
(پ۵، النسآء: ۱۱۳)	

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ خازن میں تین اقوال مذکور ہیں۔

(1) شریعت کے اَحکام اوردِین کی باتیں سکھائیں۔ (2) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو عِلْمِ غیب کی وہ باتیں بتائیں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نہیں جانتے تھے۔ (3) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو چُھپی چیزیں سکھائیں اور دلوں کے راز پر مُطّلع فرمایا اور مُنافقین کے مکر و فریب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کو بتا دیئے۔ (تفسیر خازن، پ۵، النساء، تحت الآیۃ ۱۱۳، ۱/۴۲۹)

ایک اور مقام پر رسولوں کو علمِ غیب عطا کئے جانے کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (پ۴، آل عمران: ۱۷۹)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

صَدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا سَیِّد محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الہَادِی اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: (اللہ عَزَّوَجَلَّ) ان برگُزیدہ رسولوں کو غَیب کا علم دیتا ہے اور سَیِّدِ انبیا، حبیبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسولوں میں سب سے اَفضل اور اعلیٰ ہیں اس آیت سے اور اس کے سوا بکثرت آیات و حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غُیُوب کے عُلُوم عطا فرمائے اور غُیُوب کے علم آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُعجزہ ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نِہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ کے علاوہ بے شمار ایسی احادیثِ مبارکہ بھی ہیں کہ جن میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبریں دیتے ہوئے قیامت تک ہونے والے واقعات کے ساتھ آنے والے دَور میں پیدا ہونے والے فتنوں سے بھی آگاہ فرمایا اور ہمیں ان سے بچنے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عَمرو بِنْ اَخْطب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں نمازِ فجر پڑھا کر مِنبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خُطبہ سُناتے رہے یہاں تک کہ نمازِ ظہر کا وقت آگیا۔ پھر آپ نے مِنبر شریف سے اُتر کر نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ پھر خُطبہ دینے میں مشغول

ہو گئے یہاں تک کہ نمازِ عَصر کا وقت ہو گیا۔ اس وقت آپ نے مِنبر سے اُتر کر نمازِ عَصر پڑھائی پھر مِنبر پر چڑھ کر خُطبہ پڑھنے لگے یہاں تک کہ سورج غُروب ہو گیا تو اس دن بھر کے خُطبہ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تمام ان واقعات کی خبر دے دی جو قیامت تک ہونے والے تھے، تو جس شخص نے جس قدر زِیادہ اس خطبہ کو یاد رکھا وہ ہم صحابہ میں سب سے زیادہ علم والا ہے۔ مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامه... الخ، باب فی المعجزات، الحدیث: ۵۹۳۶، ج۲، ص۳۹۷

اسی طرح غَیب کی خبر دیتے ہوئے آنے والے فتنوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کوئی پروانہ ہو گی کہ اس نے (مال) کہاں سے حاصل کیا حَرام سے یا حلال سے۔"[1] اپنے دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہو گا۔"[2] مساجد میں دُنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ نہ بیٹھنا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ان سے کچھ کام نہیں۔"[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ گفتگو سے جہاں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ غیب معلوم ہوا وہیں ہمیں قیامت کی نشانیوں میں سے بعض نشانیوں کے بارے میں بھی علم ہوا کہ قُربِ قیامت میں لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کریں گے کہ ہمارا کمایا ہوا مال حلال ہے یا حرام، اس دور میں دین پر قائم رہنا انتہائی دشوار ہو گا، مساجد میں دُنیوی باتیں ہو نگی۔ اگر ہم غور کریں تو جو علاماتِ قیامت ہم نے سُنیں یہ ہمارے معاشرے میں پیدا ہو چکی ہیں۔ آج ہم بدقسمتی سے حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر دَھن کمانے کی دُھن میں مگن ہیں۔ یاد رکھئے! اگر ماں باپ، بہن بھائی، بیوی بچوں یا قرابت داروں کی

---

1 ... بخاری، کتاب البیوع، باب من لم یبال من حیث... الخ، ۲/۷، حدیث: ۲۰۵۹

2 ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما جاء فی النھی عن سب الریاح، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

3 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲

بے جا خواہشات پوری کرنے اور ان کے طَعنوں سے بچنے کے لئے حرام و حلال کی پرواہ کئے بغیر مال و دولت جمع کرتے رہے اور علمِ دین سیکھ کر سنّتوں کے مُطابق ان کی تربیت نہ کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قیامت یہی بیوی بچے ہمارے خلاف بارگاہِ الٰہی میں مُقدّمہ کرکے ہماری پکڑ کا باعث بن جائیں۔ اسی طرح دوسری نشانی یہ کہ دین پر صبر کرنے والا انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا۔ مفسرِ شہیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: "جیسے ہاتھ میں انگارہ رکھنا بہت ہی بڑے صابر کا کام ہے یوں ہی اس وقت مخلص، کامل مسلمان بننا سخت مُشکل ہو جاوے گا۔"[4]

فی زمانہ یہ علامت بھی ہمارے معاشرے میں پائی جانے لگی ہے کہ اگر کوئی سچا مسلمان اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی پیاری سُنَّتوں پر عمل کرے، اپنے چہرے پر داڑھی شریف سجالے، یا فیشن پرستی کو چھوڑ کر سُنَّت کے مُطابق مَدنی لباس اپنالے تو ایسے مسلمان کو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ طرح طرح سے ستایا جاتا ہے اس کا مذاق اُڑایا جاتا ہے، اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسائے جاتے ہیں۔ اگر وہ تب بھی نہ مانے تو بعض اوقات اس بے چارے کو شدید ظُلم و سِتم کا نشانہ بنا کر خوب مارا پیٹا بھی جاتا ہے۔ ایسے افراد کو چاہیے کہ اپنے اس فعل سے توبہ کریں اور دین سے مَحبَّت کا جذبہ پانے، سُنَّتوں کی طرف رَغبت بڑھانے، فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ سُنَن و نَوافل کی عادت بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کو فرائض کے ساتھ ساتھ سُنَّتیں اپنانے اور تہجد، اِشراق و چاشت اور اَوّابین وغیرہ نوافل کی عادت بنانے کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں

---

[4] ... مراٰۃالمناجیح، ۱۷۲/۷

۔کیونکہ فرض کی پابندی کے ساتھ ساتھ نوافل کے بھی بے شُمار فضائل ہیں حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ نوافل کے ذریعے بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب و مُقرَّب بن جاتا ہے۔ چنانچہ

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے کسی بندے نے میرے فرض کردہ اَحْکام کی بجا آوری سے زیادہ محبوب شے سے میرا قُرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نَوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں، جب میں اس سے مَحبَّت کرنے لگتا ہوں تو مَیں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضَرور عطا فرماتا ہوں اور اگر کسی چیز سے میری پناہ چاہے تو میں اسے ضرور پناہ عطا فرماتا ہوں۔"

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ص ۵۴۵)

مفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت، مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ خدا تعالیٰ وَلی میں حُلول کر جاتا ہے جیسے کوئلہ میں آگ یا پھول میں رنگ و بُو، کہ خدا تعالیٰ حُلول سے پاک ہے اور یہ عقیدہ (رکھنا) کفر ہے (بلکہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے) کہ وہ بندہ فَنا فِی اللہ ہو جاتا ہے جس سے خدائی طاقتیں اس کے اَعضاء میں کام کرتی ہیں اور وہ ویسے کام کرلیتا ہے جو عقل سے وَراء ہیں (جیسا کہ) حضرت سلیمان (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) نے تین میل کے فاصلہ سے چیونٹی کی آواز سُن لی، حضرت آصف بن برخیا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے پلک جھپکنے سے پہلے یَمن سے تختِ بلقیس لاکر شام میں حاضر کردیا۔ حضرت عُمر (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے مدینۂ منورہ سے خُطبہ پڑھتے ہوئے نَہاوند تک اپنی آواز پہنچادی۔ حُضورِ اَنْور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے قیامت تک کے واقعات بچشم مُلاحظہ فرمالیے۔ یہ سب اسی طاقت کے کرشمے ہیں۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو طاقتِ

اولیاء کے منکر ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح شرح مشکاۃ المصابیح، ج سوم، ص ۳۳۶، ملتقطا)

سمتِ مسجد سے مُتعلِّق کرامت!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً جو لوگ اِتباعِ شریعت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں زندگی گزارتے ہیں اور نوافل کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب پالیتے ہیں تو ان کے اَعضا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاقتیں کام کرتی ہیں اور پھر اِن اَوْلیاءُ اللہ سے ایسے مُحَیِّرُ الْعُقُول (یعنی عقلوں کو حیران کرنے والے) کام صادر ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر لوگ دَنگ رہ جاتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بھی ایسی کئی کرامات کا ظُہور ہوا۔ آیئے ان میں سے ایک ایمان افروز کرامت سُنتے ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مرکز الاولیاء لاہور تشریف لاتے ہی اپنی قیام گاہ کے ساتھ ایک چھوٹی سی مسجد تعمیر کرائی، اس مسجد کی محراب دیگر مساجد کی بہ نسبت جنوب کی طرف کچھ زیادہ مائل تھی، لہٰذا مرکزُالاولیاء لاہور میں رہنے والے اس وقت کے علماء کو اس مسجد کی سمت کے معاملے میں تشویش لاحق ہوئی۔ چنانچہ ایک روز داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تمام علماء کو اس مسجد میں جمع کیا اور خود امامت کے فرائض انجام دیئے، نماز کی ادائیگی کے بعد حاضرین سے فرمایا: ”دیکھئے کہ کعبہ شریف کس سمت میں ہے؟ یہ کہنا تھا کہ مسجد و کعبہ شریف کے درمیان جتنے حجابات تھے سب کے سب اُٹھ گئے اور دیکھنے والوں نے دیکھا کہ کعبہ شریف محرابِ مسجد کے عین سامنے نظر آرہا ہے۔ (مقدمہ کشف المحجوب مترجم، ص ۵۶، وغیرہ)

نہ پوچھ ان خِرقہ پوشوں کو عقیدت ہو تو دیکھ ان کو
یدِبَیضا لئے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنے خاص بندوں کو کس قدر انعامات و کرامات سے نوازتا ہے کہ سیدنا داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَلِی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کی ہوئی طاقت سے لاہور اور کَعْبَۃُ اللہ شریف کے درمیان کے سارے پردے ہٹا کر لوگوں کو کَعْبَۃُ اللہ شریف کا دیدار کروادیا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی ہر دم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ان محبوب بندوں کی صحبت سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ اگر ہم نیک لوگوں کی صحبت میں اُٹھنے بیٹھنے کے خواہش مند ہیں اور خُود بھی گناہوں سے بچتے ہوئے نیکیاں کرنا چاہتے ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُاللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ دنیا کے کم و بیش 192 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 95 شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ "مجلسِ مزاراتِ اولیاء" بھی ہے، اس شعبے کے ذِمہ داران مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مُختلف دینی خِدمات سر انجام دیتے ہیں۔ مثلاً حتَّی المقدور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کا اِنعقا کرنا، مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کروانا اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگانا جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف بھی پیش کیے جاتے ہیں نیز ذِمہ دارانِ دعوتِ اسلامی صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مزارات کے مُتوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی

خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ و دارالمدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرتے ہیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کو دن دُگنی رات چُگنی ترقی عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں ہم نے حضرت سَیِّدُنا داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی سیرت اور آپ کی شان و عظمت سے متعلق سُننے کی سعادت حاصل کی، سب سے پہلے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک کرامت سنی جس میں ایک جادو گر آپ کی کرامت دیکھ کر اسلام لایا۔ اس کے بعد آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نامِ مُبارک، کُنیت واَلقاب اور آپ کا سنِ وفات اور مدفن کے بارے میں سنا۔ اس کے بعد آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمِ دین سے محبت کے بارے میں سنا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صرف علمِ دین حاصل کرنے کیلئے کئی ممالک کا سفر اختیار فرمایا۔ پھر ہم نے آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق سنا کہ کس طرح اپنے مرشدِ پاک کے حکم کی تعمیل کی اور اپنے پیر صاحب کے حکم پر مرکز الاولیاء لاہور تشریف لائے اور پھر اس شہر میں علم و معرفت کے دریا بہادیئے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے مرشدِ کامل پر نکتہ چینی کرنے یا بے جا اعتراضات کرنے کے بجائے ان کی ہر بات پر آنکھ بند کر کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔ آج ہمیں سیدنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی سیرت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کیسے پابندِ شریعت تھے کہ مسلسل چالیس سال تک سفر میں رہنے کے باوجود بھی آپ کی کوئی نمازِ باجماعت ترک نہ ہوئی۔ ہمیں بھی اَولیاءُ اللّٰہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نمازِ باجماعت کی پابندی کرنی چاہیے۔ اس کے بعد ہم نے داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اور اچھی عادت یعنی مہمان نوازی سے متعلق سنا کہ آپ رَحمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت مہمان نواز تھے۔ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ کوئی آپ کے در پر آئے اور خالی چلا جائے۔ پھر میں نے آپ کے سامنے حضرت سیدنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک خواب بھی بیان کیا کہ جس میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سیدنا امامِ اعظم امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بطورِ شفقت گود میں لیا ہوا تھا اس خواب کے ضمن میں، میں نے علمِ غیبِ مصطفٰے کے متعلق مدنی پھول بھی پیش کئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے نیک بندوں کی صحبت میں رہ کر ان کی سیرت پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی توفیق وسعادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بارہ مدنی کاموں میں حصہ لیجئے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اَولیاءُ اللہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو تبلیغِ قرآن وسُنَّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ وہ مدنی ماحول ہے جس نے بزرگانِ دین کے طریقے پر چلتے ہوئے تمام مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کا ذہن دیا اور نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی ترغیب بھی دلائی ہے۔ ذیلی حلقے کے ان 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام نمازِ فجر کے بعد مَدَنی حَلقہ بھی ہے۔ جس میں روزانہ، تین آیاتِ قرآنی کی تلاوت مع ترجمہ کَنْزُالایمان وتفسیر خزائنُ العرفان / تفسیر نورُالعرفان / تفسیر صِراطُ الجِنان، درسِ فیضانِ سُنَّت (4 صفحات) اور منظوم شَجرہ قادِریہ، رَضَویہ، ضیائیہ، عطاریہ پڑھا جاتا ہے۔ قرآن مجید کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے سمجھانے کی تو کیا بات ہے۔

نبیِّ مکرّم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: **خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ**، یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایاہے: جس شخص نے قراٰنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی شفاعت کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۴۱ص ۳،اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج ۱۰ص ۱۹۸حدیث ۱۰۴۵۰)ایک اور حدیث پاک میں ہے: جس شخص نے قراٰنِ مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ص ۲۸۱حدیث ۲۲۴۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مدنی حلقے میں شریک ہوں یا ویسے ہی تلاوتِ قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ ترجَمۂ کنز الایمان اور تفسیر خزائن العرفان وغیرہ پڑھنے کی سعادت نصیب ہو تو خوب ٹھہر ٹھہر کر اوراس کے معانی میں غور وفکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرنی چاہیے۔اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بہت برکتیں نصیب ہوں گی۔اس کے علاوہ مدنی حلقے میں فیضانِ سُنَّت کے 4 صفحات کا درس بھی دیا جاتا ہے۔جس میں شرکت کی برکت سے حُصولِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذِہن بھی بنتاہے۔اس کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی حلقے میں منظوم شجرہ شریف بھی پڑھا جاتا ہے اور شجرہ شریف کے تو کیا ہی کہنے کہ مشائخِ کِرام کا یہ دستور رہا ہے! کہ وہ اپنے مریدین و طالبین کو ایک شَجَرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مشائخ کے نام اور ضَروری وظائف اور مَخصوص ہدایات بھی ہوتی ہیں۔ شَجَرہ شریف میں سلسلۂ عالیہ کے مشائخ کے نام، بالترتیب اس طرح لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبیِ کریم رؤوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم تک پہنچتاہے۔ مُرید کو جب یہ یادرہے گا کہ میں نے جس مرشِدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیاہے، ان کا سلسلہ اِن مشائخِ عُظام سے ہوتا ہوا نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم تک پہنچتاہے، تو اس کے دل میں ”اپنے مشائخ“ کی مَحبت مزید جاں گُزیں ہوگی۔ شَجَرہ عالیہ کو پڑھنے کی تلقین اس لئے بھی کی جاتی ہیں کہ جب کوئی "شَجرہ عالیہ" پڑھے گا تو

بار بار اپنے مشائخِ کرام کے نام لینے کی برکت سے نام بھی یاد ہو جائیں گے اور ہر بار ایصالِ ثواب کرنے کی بَرَکت سے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اولیائے کاملین کی اَرواحِ مُقدَّسہ بھی خُوش ہوں گی اور ایصالِ ثواب کرنے والے مرید پر خُصوصی نظرِ عنایت ہوتی ہے جس سے مرید کو دینی و دُنیوی بیشمار بَرَکتیں حاصل ہوتی ہیں اور فائدہ ملتا ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں اَولیاءُ اللّٰہ سے محبت، ذکر و دُرُود کی عادت ، نیکیوں کی طرف رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن دیتا ہے۔ اس مدنی ماحول کی برکت سے بہت سے اسلامی بھائی گناہوں بھری زِندگی چھوڑ کر سُنَّتوں کے مطابق زِندگی گزارنے والے بن رہے ہیں۔ آیئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔

سنّتوں کی بہار

ایک اسلامی بھائی اپنی داستانِ عشرت کے خاتمے کے اَحوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں کہ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی والے کاموں میں ایامِ زِیست (زندگی کے دن) برباد کر رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنے اور گانے باجے سُننے کا بہت شوقین تھا۔ اگر کبھی سفر پر جانا ہوتا تو ایسی بس میں بیٹھنا پسند کرتا جس میں فلمیں اور گانے باجے چلتے ہوں، میری زندگی میں سُنَّتوں کی بہار یُوں نمودار ہوئی کہ ایک دن عشاء کی نماز پڑھنے مسجد میں جانا ہوا۔ نماز کے بعد ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے بڑے دلنشین انداز میں درسِ فیضانِ سُنَّت دینا شروع کیا، میں بھی قریب جا کر بیٹھ گیا اور بغور درس سُننے لگا، فیضانِ سُنَّت کے عام فہم الفاظ سُن کر اس قدر مُتأثر ہوا کہ باقاعدگی سے درسِ فیضانِ سُنَّت سُننا میرا معمول بن گیا۔ ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں اسلامی بھائیوں کے ترغیب دلانے پر امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کا **"مدنی مذاکرہ"** مدنی چینل پر سُننے کا موقع ملا۔ آپ دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے علم و حکمت کے مدنی پُھول سُن کر ایمان تازہ ہو گیا، قبر و حشر کی تیاری کی فکر ذہن میں گردش

کرنے لگی، لہٰذا میں نے زندگی کی بقیہ سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا مشکبار مدنی ماحول اپنا لیا اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے تحت نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مشغول ہو گیا۔ تادمِ تحریر ذیلی سطح پر مدنی قافلہ ذِمّہ دار کی سعادت ملی ہوئی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنَّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، مصطفٰے جانِ رَحمت، شَمعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے میری سُنَّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (اِبنِ عَساکِر ج ۹ ص ۳۴۳)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا
جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آیئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مدنی پھول**" سے پانی پینے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں:

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم: ❁ اونٹ کی طرح ایک ہی سانس میں مت پیو، بلکہ دو یا تین مرتبہ (سانس لے کر) پیو اور پینے سے قبل **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھو اور فراغت پر **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہا کرو (تِرمِذی ج۳ ص ۳۵۲ حدیث ۱۸۹۲) ❁ نبیّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن میں سانس لینے یا اس میں پھونکنے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداود، ج۳ ص ۴۷۴ حدیث ۳۷۲۸) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: برتن میں سانس لینا جانوروں کا کام

ہے نیز سانس کبھی زہریلی ہوتی ہے اِس لیے برتن سے الگ منہ کر کے سانس لو، (یعنی سانس لیتے وقت گلاس منہ سے ہٹالو) گرم دودھ یا چائے کو پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرو بلکہ کچھ ٹھہرو، قدرے ٹھنڈی ہو جائے پھر پیو۔ (مراٰۃ ج۶ ص۷۷) البتّہ دُرُودِ پاک وغیرہ پڑھ کر بہ نیّتِ شفا پانی پر دَم کرنے میں حَرَج نہیں ❁ پینے سے پہلے **بِسْمِ اللّٰہ** پڑھ لیجئے ❁ چوس کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پئیں، بڑے بڑے گُھونٹ پینے سے جِگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے ❁ پانی تین سانس میں پئیں ❁ بیٹھ کر اور سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے ❁ پینے سے پہلے دیکھ لیجئے کہ پینے کی شے میں کوئی نقصان دہ چیز وغیرہ تو نہیں ہے (اِتحافُ السّادَۃ للزّبید ج ۵ ص ۵۹۴) ❁ پی چکنے کے بعد **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہیے ❁ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوجود خواہ مخواہ پھینکنا نہ چاہئے ❁ منقول ہے: **سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شِفَاءٌ** یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے (الفتاوی الفقھیۃ الکبری لابن حجر الھیتمی ج۴ ص۱۱۷، کشف الخفاء ج ا ص ۳۸۴) ❁ پی لینے کے چند لمحوں کے بعد خالی گلاس کو دیکھیں گے تو اس کی دیواروں سے بہ کر چند قطرے پیندے میں جمع ہو چکے ہوں گے انہیں بھی پی لیجئے۔

ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب (۱) 312 صفحات پر مشتمل کتاب "بہارِ شریعت" حصّہ 16 اور (۲) 120 صفحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" ہدیّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔ سُنّتوں کی تربیّت کا ایک بہترین ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

آؤ مدنی قافلے میں ہم کریں مل کر سفر
سُنّتیں سیکھیں گے اس میں اِنْ شَاءَ اللّٰہ سر بسر
تیس تیس اور بارہ بارہ دن کے مدنی قافلے
میں سفر کرتے رہو جب بھی تمہیں موقع ملے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک

شبِ جمعہ کا دُرُود: اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزُرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (اَفضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۵۱ ملخصًا)

(2) تمام گناہ معاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ایضاً ص ۶۵)

(3) رحمت کے سترّ دروازے صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۲۷۷)

(4) ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس دُرُود پاک کو پڑھنے والے کیلئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

(مَجمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۲۵۴ حدیث ۱۷۳۰۵)

(5) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً م بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت احمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بعض بزرگوں سے نقل کرتے ہیں: اس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (اَفْضَلُ الصَّلَوات عَلٰی سَیِّدِ السّادات ص ۱۴۹)

(6) قُربِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھا لیا۔ اس سے صَحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تعجُّب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ۱۲۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد